۱۱۲۷۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہمارے علاقے صوبہ خراسان میں ایک رسم ہوتی ہے جسے (نامزدی) کہتے ہیں، نامزدی کا مطلب یہ ہے کہ اصل رخصتی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کے درمیان ایجاب وقبول ہوتا ہے اور باقاعدہ طور پر خطبہ نکاح بھی پڑھایا جاتا ہے اب یہ زمانہ (نامزدی) کبھی دوسال پر محیط ہوتا ہے کبھی اس سے کم اور کبھی اس کے زیادہ لمبا ہوتا ہے اور اسی نامزدی میں کبھی دخول بھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا کیونکہ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے ملتے ہیں ایک ساتھ سو بھی جاتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ خلوت صحیحہ پائی جاتی ہے۔

اس تمہید کے بعد توجہ طلب بات یہ ہے کہ!

(۱) باب طلاق میں کیا خلوت صحیحہ کے بعد بیوی مدخول بھا عورت کے حکم میں ہوگی یا اس میں تفصیل ہے۔

(۲) اور خلوت صحیحہ کے بعد اگر الفاظ صریح کے ساتھ ایک طلاق دی جائے تو وہ طلاق رجعی ہوگی یا بائن؟

(۳) اگر میاں ایک جملے میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو کتنی طلاقیں واقع ہوگی؟

(۴) اور اگر تین طلاقیں خلوت صحیحہ کے بعد لیکن دخول سے پہلے مختلف الفاظ میں دی جائیں تو کتنی طلاقیں واقع ہوگی؟

(۵) اور اگر طلاق صریح کے بعد الفاظ کنایہ میں سے کسی لفظ کا استعمال کرے تو کیا حکم ہے؟

(۶) خلوت صحیحہ ہونے کے بعد کیا زوجین کو دخول کے بارے میں قسمیں دی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

برائے مہربانی مذکورہ مسئلہ کی وضاحت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جنید احمد

jundi.khan713@gmail.com

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹۵۹/۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲،۳،۴) سوال میں رسمِ نامزدگی باقاعدہ گواہوں کی موجودگی میں نکاح کا ایجاب وقبول ہوگیا تا ہے، اگر یہ ایجاب وقبول مسلمان دوگواہوں کی موجودگی میں ہوتا ہے اوراس میں باقاعدہ مہر بھی مقرر ہوتا ہے اس کے بعد مقررہ مدت میں صرف رخصتی ہوتی ہے تو شرعاً یہ نکاح ہے اس پر نکاح کے احکام لاگو ہوں گے، لہذا اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد شوہر نے صریح الفاظ کے ساتھ ایک طلاق دی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی، اسی طرح اگر ایک ہی جملہ سے یا تین مختلف جملوں سے صریح الفاظ کے ساتھ تین طلاقیں دی تو تینوں طلاق واقع ہوجائیں گی اور نکاح ختم ہوکر حرمتِ مغلظہ ثابت ہوجائے گی اور بغیر حلالہ کے آپس میں دوبارہ نکاح بھی جائز نہیں ہوگا۔

(۵) اس کا جواب تفصیل طلب ہے طلاقِ صریح کے بعد جو کنایہ کا لفظ استعمال کیا ہو اس کی واضح صورت اگر لکھیں تو اس کا حکم بتایا جاسکتا ہے۔

(۶) چونکہ جب شرعاً خلوتِ صحیحہ دخول کے حکم میں ہے تو خلوتِ صحیحہ کے بعد زوجین کو قسم دے کر دخول ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں پوچھنا ضروری نہیں۔

الدر المختار ج ۱۱٤/۳

(والخلوة) مبتدأ خبره قوله الآتي كالوطء (بلا مانع حسى) كمرض لأحدهما يمنع الوطء (وطبعى) كوجود ثالث عاقل ....(وشرعى) كإحرام لفرض أو نفل............ كالوطء فيما يجيء ولو كان الزوج مجبوبا أو عنينا أو خصيا أو خنثى إن ظهر حاله وإلا فنكاحه موقوف...........فى ثبوت النسب ولو من المجبوب و فى تأكد المهر المسمى و مهر المثل بلا تسمية ......وكذا فى وقوع طلاق بائن آخر على المختار

فى الدر المختار ج ۲۸٦/۳

وإن فرق بوصف أو خبر أو جمل بعطف أو غيره بانت بالأولى لا إلى عدة و لذا لم تقع الثانية بخلاف الموطوئة حيث يقع الكل

فى الشامية(تحت قوله بخلاف الموطوئة) أى ولو حكما كالمختلى بها فإنها كالموطوئة فى لزوم العدة وكذا فى وقوع طلاق بائن آخر فى عدتها وقيل لا يقع والصواب الأول كما مر فى باب المهر نظما وأوضحناه هناك

دار الافتاء

بدائع الصنائع فی ترتيب الشرائع ج۱۷٤/۳

ولو خلا بها خلوة صحيحة ثم طلقها صريح الطلاق وقال: لم أجامعها كان طلاقاً بائناً حتى لا يملك مراجعتها وإن كان للخلوة حكم الدخول؛ لأنها ليست بدخول حقيقة فكان هذا طلاقا قبل الدخول حقيقة فكان بائنا **واللہ اعلم بالصواب**

محمد عدنان عزیز

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ

۴/مارچ 2018ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ

۴/مارچ 2018ء

الجواب صحیح

۱۴۳۹/۶/۱۷ھ

الجواب صحیح

۱۴۳۹/۶/۱۸ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۹۵۹/۱۶

۱۴۳۹/۶/۱۹ھ

۲۰۱۸/۳/۸